عمل کیجیے

۸۔ **درج ذیل عبارت اردو میں لکھ کر اپنے دوستوں کو میسج یا واٹس ایپ یا ای میل کریں۔**

جواب: خدمت خلق بہت بڑی عبادت ہے۔ مخلوق خدا کا کنبہ ہوتی ہے۔ اللہ کے کنبے کی دیکھ بھال کرنے والا کبھی نامراد نہیں رہتا۔ اسی لیے تو کہتے ہیں کہ خدمت میں عظمت ہے۔

سبق نمبر 14

بادشاہ کی خواہش

مرکزی خیال

اس سبق کا مرکزی خیال بادشاہ کی یہ خواہش ہے کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کرنا چاہتا ہے اور اس مقصد کے لئے اُس نے سلطنت میں اعلان کر دیا۔ بہت سے لوگوں نے بادشاہ کو حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کروانے کا دعوی کیا لیکن ناکام رہے آخر میں ایک موچی نے بادشاہ سے کہا کہ وہ اگلے ماہ چاند کی چودھویں رات کو بادشاہ کی حضرت خضر علیہ اسلام سے ملاقات کروادے گا۔ لیکن وہ بھی یہ نہ کر سکا تو موچی کو سزا دینے کا فیصلہ ہوا۔ مختلف وزیروں نے مختلف آرا دیں جب سب وزیر اپنی بات ختم کر چکے تو دربار میں ایک نورانی چہرے والے بزرگ داخل ہوئے اور انہوں نے بادشاہ کے وزیروں کی اصلیت بتادی اور پھر بتایا کہ میں ہی خضر ہوں۔ غائب ہو گئے اس طرح بادشاہ کی خواہش پوری ہو گئی اور موچی کو آدھی سلطنت مل گئی۔

خلاصہ

ایک دفعہ بادشاہ کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کرے۔ اُس نے سلطنت میں اعلان کروادیا کہ جو بادشاہ کی خواہش پوری کرے گا اسے آدھی سلطنت انعام میں دے دی جائیگی یہ اعلان سنکر بہت سے لوگ محل کی طرف آئے اور دعوئی کیا کہ وہ بادشاہ سلامت کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے کروا سکتے ہیں لیکن کوئی یہ خواہش پوری نہ کرسکا اور بادشاہ مایوس ہو گیا۔ بادشاہ کی سلطنت میں ایک غریب موچی بھی رہتا تھا جو بڑھاپے کی وجہ سے مزدوری نہیں کرسکتا تھا اور فاقوں کا شکار رہتا تھا اس نے سوچا کہ بھوکا مرنے سے بہتر ہے کہ کچھ کھا پی کے مرجائے۔ وہ بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوا اور بادشاہ سے کہا میں اگلے ماہ چودھویں شب کو آپکی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے کرواونگا بادشاہ نے اس بوڑھے بزرگ کو شاہی مہمان رکھ لیا پورا مہینہ شاہی مہمان کی حیثیت سے خوب کھایا اور ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ میری لاج رکھنا'' آخر وعدے کا دن آ گیا۔ چاند کی چودھویں رات کو موچی بادشاہ سلامت کو ایک کھلے میدان میں لے آیا لیکن رات بھر انتظار کے بعد حضرت خضر علیہ السلام نظر نہ آئے تو بوڑھے کو بادشاہ کے حکم پر گرفتار کرلیا گیا۔ دوسرے دن اسے دربار میں پیش کیا گیا تو بادشاہ نے وزیروں سے پوچھا کہ اسے کیا سزا دی جائے ایک وزیر نے کہا اسے زندہ آگ میں پھینک دیا جائے دوسرے نے کہا اسے چمڑے کے تھیلے میں بند کر کے سی دیا جائے تا کہ دم گھٹنے سے مرجائے، تیسرے وزیر نے کہا اسے درخت سے باندھ کر تیروں سے چھلنی کر دیا جائے اور چوتھے وزیر نے بادشاہ کو کہا کہ اسے معاف کر دیا جائے کیونکہ اس نے ایک ماہ روٹی کھائی ہے اور روٹی کھانے کی کوئی سزا نہیں ہوتی۔ اسی دوران ایک نورانی چہرے والے بزرگ دربار میں داخل ہوئے اور بادشاہ سے ماجرا پوچھا جب معلوم ہوا تو بزرگ کہنے لگے ہر بندہ اپنے اصل کی طرف جاتا ہے اور آپکے وزیروں نے بھی یہ کیا پہلا وزیر ایک کمہار کا بیٹا ہے جسکی سرشت میں آگ ہے دوسرا وزیر موچی کا بیٹا ہے جس نے موچی کو چمڑے کے تھیلے میں سینے کا مشورہ دیا تھا تیسرا وزیر ایک شکاری کا بیٹا ہے اور چوتھا وزیر سادات خاندان سے تعلق رکھتا ہے جس نے موچی کو معاف کرنے کا مشورہ دیا کیونکہ رحم سادات کی سرشت میں ہے بادشاہ نے یہ سب سنکر وزیروں کی طرف دیکھا تو سب نے اقرار میں سر ہلا دیے پھر بادشاہ نے بزرگ سے پوچھا کہ وہ کون ہیں تو بزرگ نے جواب دیا کہ وہ ہی خضر ہیں اور غائب ہوگے بادشاہ بہت خوش ہوا

www.downloadclassnotes.com

کہ اسکی خواہش پوری ہوگئی اُس نے موچی کو معاف کر دیا اور وعدے کے مطابق اسے آدھی سلطنت بھی دے دی اور وزیروں کی اصلیت کا علم بھی ہو گیا۔

پیراگراف کی تشریح

بس پھر کیا تھا بوڑھا موچی شاہی مہمان بن گیا.......... بادشاہ سلامت کے سامنے لایا گیا

حوالہ متن: سبق کا نام: بادشاہ کی خواہش

تشریح: اس پیراگراف میں اس موچی کا ذکر ہے جو بادشاہ کو حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کرائے گا۔ جو اگلے مہینے کی چودھویں رات کو ہوگی بادشاہ نے موچی کو شاہی محل میں شاہی مہمان رکھ لیا۔ شاہی مہمان بنتے ہی غریب موچی نے پورا مہینہ عیاشی کی۔ جی بھر کر کھایا پیا۔ اور خوب مزے اڑائے لیکن ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہا کہ اے اللہ! میری عزت رکھ لینا اور جو وعدہ میں نے بادشاہ کے ساتھ کیا ہے اسے پورا کرنے کی توفیق عطا کرنا آخر مہینہ گزر گیا۔ اور وعدہ پورا کرنے کا دن آ گیا چاند کی چودھویں رات کو موچی بادشاہ سلامت کو ایک کھلے میدان میں لے گیا۔ ساری رات انتظار کرنے کے باوجود حضرت خضر علیہ السلام نظر نہ آئے تو بادشاہ سخت غصہ آ گیا اور اس نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ موچی کو گرفتار کر لو اور صبح میرے دربار میں پیش کرو اسکی قسمت کا فیصلہ ہوگا۔ صبح ہوئی تو اس غریب موچی کو دربار میں بادشاہ سلامت کے سامنے پیش کیا گیا تا کہ اسکے بارے میں فیصلہ کیا جا سکے۔

پڑھنے سے پہلے پوچھیے

○ **خواہش کسے کہتے ہیں؟**

جواب: خواہش کا مطلب یہ ہے کوئی ایسا کام یا بات جو انسان پورا کرنا چاہے۔

○ **آپ کے دل میں کون سی ایسی خواہش ہے جس کا پورا ہونا آپ ضروری سمجھتے ہیں؟**

جواب: میری خواہش ہے کہ میں بڑا ہو کر فوجی بنوں اور ملک کی خدمت کروں۔

اہم الفاظ

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
دعویٰ	کسی بات کا اقرار کرنا	چھلنی	سوراخ کر دینا
ماجرا	سرگزشت، کہانی	سرشت	مزاج، طبیعت
کمہار	مٹی کے برتن بنانے والا	فسادات	جھگڑے، خلل
عبرت	نصیحت		

پڑھنے کے دوران میں

ا۔ دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) بادشاہ نے سلطنت میں کیا اعلان کروایا؟

جواب: بادشاہ نے سلطنت میں اعلان کروایا کہ جو شخص اسے حضرت خضر علیہ السلام سے ملوائے گا۔ میں اسے اپنی آدھی سلطنت بطور انعام دونگا۔

(ب) موچی کتنا عرصہ شاہی مہمان رہا؟

جواب: موچی ایک مہینہ شاہی مہمان رہا۔

مشق

پڑھیے اور لکھیے

ا۔ دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) بادشاہ کی کیا خواہش تھی؟

جواب: بادشاہ کی خواہش تھی کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کرے۔

(ب) پہلے وزیر نے موچی کو آگ میں پھینکنے کی تجویز کیوں دی؟

جواب: پہلے وزیر نے موچی کو آگ میں پھینکنے کی تجویز اس لئے دی

www.downloadclassnotes.com

کہ موچی نے بادشاہ کو دھوکا دیا تھا۔

(ج) دوسرے وزیر نے موچی کو چمڑے کے تھیلے میں سی دینے کا مشورہ کیوں دیا؟

جواب: دوسرے وزیر نے موچی کو چمڑے کی تھیلے میں سی دینے کا مشورہ اسلئے دیا کہ اسکا دم گھٹ جائے اور وہ مر جائے۔

(د) چوتھے وزیر نے بادشاہ کو کیا مشورہ دیا؟

جواب: چوتھے وزیر نے بادشاہ کو مشورہ دیا کہ اس بے چارے کو معاف کر دیا جائے۔

(ہ) بزرگ نے سارا ماجرا سننے کے بعد بادشاہ سے کیا کہا؟

جواب: بزرگ نے سارا ماجرا سننے کے بعد بادشاہ سے کہا کہ سر بندہ اپنے اصل کی طرف جاتا ہے۔ آپ کے تمام وزراء نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

۲۔ سبق کے مطابق صحیح اور غلط جملوں کی نشان دہی کریں۔

(الف) بادشاہ کا اعلان سننے کے بعد بہت سے لوگ محل کے اطراف سے دوڑے چلے آئے۔ غلط

(ب) موچی نے کہا چودھویں رات کو آپ کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے کراؤں گا۔ صحیح

(ج) بوڑھا موچی چھ ماہ بادشاہ کا مہمان رہا۔ غلط

(د) تیر مار کر چھلنی کرنے کا مشورہ دوسرے وزیر کا تھا۔ غلط

(و) بادشاہ نے وعدے کے مطابق آدھی سلطنت انعام میں دے دی۔ صحیح

سنیے اور بولیے

۳۔ درج ذیل پیراگراف پڑھیں اور نیچے دیے گئے سوالات کے جواب دیں۔

شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ اپنی آپ بیتی میں لکھتے ہیں:۔ایک بار میرا جوتا ٹوٹ گیا۔ اس زمانے میں ان کے پاس اتنی رقم کہ نیا جوتا خرید سکتا، اس لیے تپتی دھوپ میں ننگے پاؤں کوفے کی جامع مسجد میں نماز پڑھنے چلا گیا۔ مجھے اپنی اس حالت پر بہت شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔ مسجد کی سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے دروازے کے قریب ایک فقیر کو دیکھا جس کے دنوں پاؤں کٹے ہوئے تھے اور وہ بھیک مانگ رہا تھا۔ میں نے فوراً اپنی حالت کا اس سے موازنہ کیا اور خدا کا شکر ادا کیا کہ میرے پاؤں تو صحیح سلامت ہیں۔

سوالات:

(الف) شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ نماز پڑھنے کہاں گئے؟

جواب: شیخ سعدی نماز پڑھنے کوفے کی جامع مسجد میں گئے۔

(ب) شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ کو لولا لنگڑا آدمی دیکھ کر کیوں شرمندگی ہوئی؟

جواب: شیخ سعدی کو لولا لنگڑا آدمی دیکھ کر اسلئے شرمندگی ہوتی کہ اُسکے دونوں پاؤں کٹے ہوئے تھے جبکہ انکے پاؤں صحیح سلامت تھے۔

(ج) اس حکایت کو پڑھ کر آپ نے کیا نتیجہ اخذ کیا؟

جواب: اس حکایت کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان کو اپنے سے کمتر کو دیکھ کر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

زبان سیکھیے

۴۔ حروف فجائیہ حروف تاسف کی پہچان۔

i. حروف فجائیہ: حیرت خوشی یا مسرت کے جذبے کے تحت اچانک زبان سے نکلنے والے حروف، حروف فجائیہ کہلاتے ہیں ان میں درج ذیل حروف آتے ہیں۔
شاباش، واہ واہ وغیرہ

ii. حروف ندائیہ: یہ حروف کسی کو پکارنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں جیسے ارے، اجی، حضرت! وغیرہ ندائیہ کہلاتے ہیں۔
اے لوگو! اللہ کے احکامات پر عمل کرو۔

iii. حروف جو دکھ یا افسوس کے اظہار کے لیے بولے جاتے ہیں۔ جیسے اُف، ہائے آہ وغیرہ حروف تاسف کہلاتے ہیں۔

مثالیں: ہائے! میری تمام جمع پونجی چوری ہوگئی۔
افسوس! وہ اس مرتبہ پھر میچ ہار گیا۔
آہ! اپنوں کی جدائی کا غم کیسے برداشت ہو۔

www.downloadclassnotes.com

۵۔ حروف تاسف اور حروف ندائیہ کو استعمال کرتے ہوئے دو دو جملے بنائیں۔

جواب:

حروف تاسف

۱۔ افسوس! افضل کے والد کا انتقال ہوگیا

۲۔ آہ! بھائی بھائی کی جدائی برداشت کرنا مشکل ہے

حروف ندائیہ

۱۔ ارے بھائی! دیکھ کر چلو

۲۔ اے لوگو! اللہ کے احکامات پر عمل کرو۔

سوچیے اور لکھیے

۶ سبق بادشاہ کی خواہش کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب: ایک دفعہ بادشاہ کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کرے۔ اُس نے سلطنت میں اعلان کروادیا کہ جو بادشاہ کی خواہش پوری کرے گا اسے آدھی سلطنت انعام میں دے دی جائیگی یہ اعلان سنکر بہت سے لوگ محل کی طرف آئے اور دعویٰ کیا کہ وہ بادشاہ سلامت کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے کرواسکتے ہیں لیکن کوئی یہ خواہش پوری نہ کرسکا اور بادشاہ مایوس ہوگیا۔ بادشاہ کی سلطنت میں ایک غریب موچی بھی رہتا تھا جو بڑھاپے کی وجہ سے مزدوری نہیں کرسکتا تھا اور فاقوں کا شکار رہتا تھا اس نے سوچا کہ بھوکا مرنے سے بہتر ہے کہ کچھ کھاپی کے مرجائے۔ وہ بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوا اور بادشاہ سے کہا میں اگلے ماہ چودھویں شب کو آپکی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے کرواونگا بادشاہ نے اس بوڑھے بزرگ کو شاہی مہمان رکھ لیا پورا مہینہ شاہی مہمان کی حیثیت سے خوب کھایا اور ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ میری لاج رکھنا'' آخر وعدے کا دن آگیا۔ چاند کی چودھویں رات کو موچی بادشاہ سلامت کو ایک کھلے میدان میں لے آیا لیکن رات بھر انتظار کے بعد حضرت خضر علیہ السلام نظر نہ آئے تو بوڑھے کو بادشاہ کے حکم پر گرفتار کرلیا گیا۔ دوسرے دن اسے دربار میں پیش کیا گیا تو بادشاہ نے وزیروں سے پوچھا کہ اسے کیا سزا دی جائے ایک وزیر نے کہا اسے زندہ آگ میں پھینک دیا جائے دوسرے نے کہا اسے چمڑے کے تھیلے میں بند کرکے سی دیا جائے تاکہ دم گھٹنے سے مرجائے، تیسرے وزیر نے کہا اسے درخت سے باندھ کر تیروں سے چھلنی کردیا جائے اور چوتھے وزیر نے بادشاہ کو کہا کہ اسے معاف کردیا جائے کیونکہ اس نے ایک ماہ روٹی کھائی ہے اور روٹی کھانے کی کوئی سزا نہیں ہوتی۔ اسی دوران ایک نورانی چہرے والے بزرگ دربار میں داخل ہوئے اور بادشاہ سے ماجرا پوچھا جب معلوم ہوا تو بزرگ کہنے لگے ہر بندہ اپنے اصل کی طرف جاتا ہے اور آپکے وزیروں نے بھی یہ کیا پہلا وزیر ایک کمہار کا بیٹا ہے جسکی سرشت میں آگ ہے دوسرا وزیر موچی کا بیٹا ہے جس نے موچی کو چمڑے کے تھیلے میں سینے کا مشورہ دیا تھا تیسرا وزیر ایک شکاری کا بیٹا ہے اور چوتھا وزیر سادات خاندان سے تعلق رکھتا ہے جس نے موچی کو معاف کرنے کا مشورہ دیا کیونکہ رحم سادت کی سرشت میں ہے بادشاہ نے یہ سب سنکر وزیروں کی طرف دیکھا تو سب نے اقرار میں سرھلادیے پھر بادشاہ نے بزرگ سے پوچھا کہ وہ کون ہیں تو بزرگ نے جواب دیا کہ وہ ہی خضر ہیں اور غائب ہوگے بادشاہ بہت خوش ہوا کہ اسکی خواہش پوری ہوگئی اُس نے موچی کو معاف کردیا اور وعدے کے مطابق اسے آدھی سلطنت بھی دے دی اور وزیروں کی اصلیت کا علم بھی ہوگیا۔

کہانی: کسی گزرے ہوئے حقیقی یا خیالی واقعے کو تمثیلی انداز میں مربوط اور دلچسپ طریقے سے پیش کرنا کہانی کہلاتا ہے

جواب:

کہانی لکھنے کے اصول:

۱۔ کہانی ہمیشہ صیغہ ماضی میں لکھنی چاہیے۔

۲۔ کہانی کی زبان سادہ ہونی چاہیے۔

۳۔ کہانی لکھتے وقت واقعات کی ترتیب کا خیال رکھنا چاہیے۔

۴۔ کہانی کے اوپر عنوان ضرور لکھنا چاہیے۔

۵۔ کہانی کے آخر میں اس سے حاصل ہونے والا اخلاقی سبق یا نتیجہ ضرور لکھنا چاہیے۔

کہانی کے اجزا:

آغاز	عروج	اختتام

آغاز میں بتایا جاتا ہے کہ کہانی کیا ہے؟ کون کون سے کردار ہیں؟

پھر پورا واقعہ تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے اور آخر میں نتیجہ لکھا جاتا ہے۔

www.downloadclassnotes.com

۷۔ ہر "چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی" پر ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل کہانی لکھیں۔

جواب: ایک مرتبہ ایک بارہ سنگھا ندی کے کنارے پانی پی رہا تھا۔ اُس نے پانی میں اپنے خوبصورت سینگوں کو دیکھا اور بہت خوش ہوا کہ کتنے خوبصورت سینگ ہیں اس دوران اس کی نظر اپنی ٹانگوں پر پڑی تو یہ ٹانگیں اسے بڑی بدصورت لگیں اور وہ افسردہ ہوگیا اس دوران شکاری کتوں کا ایک غول بھی ندی پر آگیا اور ہرن کو دیکھتے ہی اسکے شکار کے لئے اسکا پیچھا کرنا شروع کردیا۔ ہرن نے جب ان شکاری کتوں کو دیکھا تو اپنی جان بچانے کے لئے بھاگنا شروع کردیا اور بہت دور نکل گیا اس دوران جنگل میں سے بھاگتے ہوئے اسکے سینگ جھاڑیوں میں پھنس گئے۔ ہرن بچارہ نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح ان سینگوں کو جھاڑیوں سے آزاد کرالوں اور بھاگ کر شکاری کتوں سے جان بچالوں۔ لیکن باوجود کوشش کے اسکے اُلجھے ہوئے سینگ جھاڑیوں سے نہ نکل سکے اور شکاری کتوں کا غول ہرن کے نزدیک آپہنچا انہوں نے آناً فاناً ہرن کی تکہ بوٹی کردی اور اسے شکار کرلیا۔ ہرن کے سینگوں نے جن پر اسے ناز تھا انہوں نے ہی ہرن کو مروا دیا۔ جبکہ وہ بدصورت ٹانگیں جن کی وجہ سے ہرن افسردہ ہوا تھا۔ وہ اسکی جان بچانے کا ذریعہ بنیں، سچ ہے "ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی"

عمل کیجیے

۸۔ کسی رسالے یا کتاب سے اپنی پسندیدہ کی کوئی کہانی پڑھ کر جماعت کے کمرے میں اپنے ساتھیوں کو سنائیں۔

جواب: ایک کسان کے چار بیٹے تھے۔ وہ اکثر ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے رہتے۔ کسان اور اس کی بیوی اپنے بیٹوں کے آئے دن کے جھگڑوں سے تنگ آچکے تھے۔ اپنے بیٹوں کو لڑائی جھگڑے سے باز رکھنے کے لیے کسان کی تمام کوششیں بے کار ثابت ہوئیں۔ اُس نے ہر ممکن کوشش کی لیکن کسی طرح بھی بیٹوں کو اتفاق سے رہنے پر آمادہ نہ کرسکا۔

وقت گزرتا گیا۔ یہاں تک کہ کسان بڑھاپے کی دہلیز تک پہنچ گیا اور اکثر بیمار رہنے لگا۔ اُسے یہ فکر ستائے جارہی تھی کہ اُس کی موت کے بعد اُس کے بیٹوں کا کیا بنے گا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اُس کے دنیا سے چلے جانے کے بعد وہ ایک دوسرے کے گلے کاٹتے پھریں گے۔

ایک دن اپنے بیٹوں کو اتحاد کا درس دینے کے لیے کسان کے ذہن میں ایک ترکیب آئی۔ اُس نے چاروں بیٹوں کو اپنے پاس بلایا۔ اس کے پاس لکڑیوں کا گٹھا پڑا ہوا تھا۔ کسان نے سب سے پہلے اپنے چھوٹے بیٹے سے کہا کہ وہ لکڑی کا یہ گٹھا توڑ دکھائے، اس نے حامی بھرلی اور گٹھے کو توڑنے کے لیے بہت زور لگایا۔ وہ پسینے سے شرابور ہوگیا لیکن گٹھا جوں کا توں پڑا رہا۔ جب ایک بیٹا گٹھا توڑنے میں ناکام ہوگیا تو اس نے اپنے دوسرے بیٹے کو بلا کر کہا کہ وہ گٹھے کو توڑے۔ اُس نے بھی بہت زور لگایا لیکن ہمت ہار گیا۔ اسی طرح باقی دو بیٹوں نے بھی اپنی اپنی باری پر گٹھا توڑنے کی سرتوڑ کوشش کی لیکن نتیجہ صفر۔ جب سب گٹھا توڑنے میں ناکام ہوگئے تو کسان نے ان سے کہا کہ اب گٹھے کو کھلوا دیا جائے، انہوں نے مل کر گٹھے کو کھول دیا اور ایک ایک لکڑی علیحدہ کرلی۔

اب کسان نے بیٹوں سے مخاطب ہوکر کہا کہ سب ایک ایک لکڑی اٹھالیں اور اسے توڑنے کی کوشش کریں۔ ہر ایک نے بڑی آسانی سے اپنے حصے کی لکڑی توڑلی۔

اس کے بعد کسان نے چاروں بیٹوں کو اپنے پاس بٹھایا اور ان سے کہنے لگا۔ پیارے بیٹو! "میری موت کا وقت اب بہت قریب آچکا ہے۔ اگر اب بھی تم اس گٹھے کی طرح متحد رہنے کا فیصلہ کرلو تو تمہیں کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ لیکن اگر تم ایک ایک لکڑی کی طرح علیحدہ علیحدہ رہے تو دنیا والے تمہیں آسانی سے توڑلیں گے اور تم کسی کا مقابلہ نہیں کرسکو گے۔"

بیٹوں پر کسان کی اس مثالی نصیحت کا بڑا گہرا اثر ہوا۔ سب نے فیصلہ کرلیا کہ وہ آئندہ ایک دوسرے سے لڑائی جھگڑا نہیں کریں گے اور بقیہ زندگی اتفاق اور اتحاد سے گزاریں گے۔ چاروں بیٹے ایک دوسرے سے محبت کرنے لگے اور معاشرے میں باعزت طور پر پہچانے جانے لگے۔

نتیجہ: ۱۔ **سچ ہے کہ اتفاق میں بڑی طاقت ہے۔**

۲۔ **نااتفاقی کا انجام برا ہوتا ہے۔**

۹۔ اس سبق میں سے کسی بھی ایک وزیر کے تاثرات اور حرکات و سکنات کے ساتھ ساتھی طلبہ کے سامنے بیان کریں۔

جواب: تیسرے وزیر نے کہا: بادشاہ سلامت! اس ذلیل شخص نے آپ کو بے وقوف بنانے کی کوشش کی ہے۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ اسے ایک درخت کے ساتھ باندھ دیا جائے اور ماہر شکاری تیر مار مار کر اسکا جسم چھلنی کردیں اور یہ تڑپ تڑپ کر مرجائے۔

www.downloadclassnotes.com